ہیثم قادری

تبلیغی جماعت کی حقیقت

شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی

دارالفیض گنج بخش لاہور

میثم قادری

تبلیغی جماعت کی حقیقت

شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی

دارالفیض گنج بخش لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

از حکیمِ اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری دامت برکاتہم العالیہ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عصرِ جدید کے علما کا کہنا ہے کہ آج کل ہر طرف علم و فضل کی روشنی کا دور دورہ ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ علم و فضل کی روشنی نہیں بلکہ ظلم و جہالت کی تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ یہ دور فتنہ پروری کا دور ہے۔ جو "دینِ متین" فتنوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے آیا تھا۔ اُسی مقدس اور سلامتی کے دین کے نام پر مُلک و مِلت سے غایت درجہ فتنہ انگیزی اور ایمان دُشمنی کی جا رہی ہے۔ بڑی فتنہ سامانی یہ ہے کہ بیشتر سادہ لوح افراد آج کے نام نہاد عُلما کی ہم نشینی سے اپنے سرمایۂ ایمان یعنی حُبِّ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اپنے "اعمال" پر زعم کرنے لگتے ہیں اور حقُوق العباد کو عملِ صالح نہیں جانتے۔ ان عُلما نے مختلف ممالک میں پُرکشش ناموں سے موسوم جماعتیں قائم کر رکھی ہیں جو اپنے مذمُوم مقاصد کے حصُول میں کامیاب بھی ہیں مگر ان میں سے اثر و نفوذ کے لحاظ سے کامیاب جماعت، جہاد دشمنوں کی وہ جماعت ہے جس نے اپنی پارٹی کو "تبلیغی جماعت" کے نام سے موسوم کر رکھا ہے۔ بالکل اُسی طرح جیسے مودودی صاحب کی پارٹی "جماعتِ اسلامی" کے نام سے موسوم ہے۔

برعکس نہند نامِ زنگی کافور

اس مُضرِ اسلام جماعت کی حقیقت واضح کرنے کیلئے بہت سے ذی علم حضرات نے بڑی عُمدہ اور مدلل کتابیں لکھیں جو بیحد مقبُول بھی ہوئیں۔ علم دوست، صاحبِ ادراک اور حساس علمائے دیوبند نے بھی ان کے "طریقِ تبلیغ" کو غلط قرار دیا۔ چنانچہ "نوشہرہ" (مضافاتِ پشاور) سے شائع ہونے والی کتاب "شاہراہِ تبلیغ" خاصے کی چیز ہے۔ جس کی بہت زیادہ اشاعت ہونا چاہیئے تھی۔

۱۹۸۹ء کی بات ہے کہ جامعہ اشرفیہ (منسُوب بہ جناب مولانا تھانوی صاحب) پشاور کے شیخ الحدیث مولانا ابوالحسن صاحب نے ماہنامہ "صدائے اسلام" جو جامعہ اشرفیہ پشاور کا ترجمان ہے اور اس کے مدیرِ اعلیٰ مولانا محمد یوسف قریشی صاحب ہیں جنہوں نے ۲۳ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء مرتب کر کے عُلمائے اسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کا عکس آئندہ صفحات پر ملاحظہ کیا جائے ـــــ اس نادر اور اہم استفتاء کے

کن کن فضلائے عصر نے کیا کیا جوابات دیئے۔ احقر ان سے بے خبر ہے۔

پاکستان کے ایک صاحبِ علم و عرفان نے اس استفتاء کی ایک نقل بغرض حصُولِ جوابات شیخ الاسلام والمسلمین علامۃ الدھر فاضل الازھر حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فارُوقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمتِ اقدس میں دہلی (انڈیا) بھجوا دی اور جواب کے لیے مُسلسل یاد دہانی کے لیے عرض داشتیں ارسال کرتے رہے۔ چنانچہ ان کی یہ پُرخلوص کوشش بارآور ہوئی۔ حضرت ابوالحسن زید مدظلہ العالی نے بے پناہ علمی مصروفیات، علالت اور پیرانہ سالی کے باوجود وقت نکال کر صرف آٹھ سوالات کے جوابات تحریر فرما کر بھجوا دیئے جو آئندہ نسلوں کے لیے بھی سند کا درجہ رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

امامِ عصر حضرت ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی زید مجدہٗ کی ذاتِ گرامی اکابر علما و اصفیاء میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ ہر مکتبِ فکر کے علماء و فضلا ان کا بے حد احترام کرتے ہیں اور ان کی تصانیف منیفہ سے مستفید و مستفیض ہونا از حد ضروری سمجھتے ہیں۔ حضرت قبلہ زید صاحب[1] سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک میں سے ایک عظیم ترین شیخِ طریقت حضرت علامہ ابوالخیر مجددی دہلوی قدس سرہٗ کے فرزند ارجمند ہیں۔

حضرت قبلہ ابوالحسن زید مدظلہ العالی نے ہندوستان کے سر برآوردہ علماء و فضلائے سے علوم دینیہ کی تحصیل کی جن میں دیوبندی مکتبہ فکر کے استاذ الاساتذہ مولانا محمود حسن شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کے داماد مولانا محمد شفیع متوفی ۱۹۶۰ء، حضرت مفتی عبداللطیف[2] صاحب علی گڑھی صدر شعبہ سُنّی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، متوفی جمادی الآخر ۱۳۷۹ھ مطابق دسمبر ۱۹۵۹ء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ازاں بعد جامعہ ازہر سے تکمیل علوم کی سند حاصل کی اور حجاز مقدس اور عرب ممالک کے متعدد شیوخ سے مستفید و مستفیض ہوئے۔ ان جملہ فضیلتوں کے ساتھ ان کی یہ نسبتِ فضیلت نہایت نادر اور اہم ہے کہ وہ

---

[1] حضرت صاحب کے مزید حالات کے لیے دیکھئے دیباچہ سوانح بے بہا حضرت امام ابوحنیفہ مصنفہ حضرت زید صاحب مطبُوعہ دہلی۔

[2] جو کہ مولانا سید سلیمان اشرف بہاری صدر شعبہ سُنّی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور مولانا علامہ سلیمان ندوی کے بھی اُستاد تھے۔ سہ ماہی فکر و نظر خصُوصی شمارہ مارچ ۱۹۹۱ء ناموران علی گڑھ (کارواں ۳) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بھارت۔

فاروقی و مجدّدی ہیں اور اُن کی رگوں میں مورثِ اعلیٰ، امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہ السّامی کی طرح خُونِ فاروقی گردش کرتا ہے اور جب کسی کی کوئی خلافِ شرع بات اُن کے سامنے آتی ہے تو اُن کی رگِ فاروقی حرکت میں آجاتی ہے۔

ایک مرتبہ فخرِ دُودمانِ مجدّدیہ حضرت الحاج بدر المشائخ فضل الرحمٰن مجدّدی کابلی شہید (مدفون بجوار حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری قدس سرہٗ) حضرت قبلہ ابوالحسن زید صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی حالتِ جذب پر گفتگو فرما رہے تھے، یکایک ان کے علم و عرفان کو بیان کرنے لگے اور آخر میں فرمایا کہ حضرت ابوالحسن زید صاحب خاندانِ مجدّدیہ کا نہایت قیمتی سرمایہ ہیں۔ حضرت امام ربّانی کی اولادِ امجاد مختلف ممالک میں ذی علم، ذی وجاہت، ذی اقتدار، ذی وقار اور صاحبِ عرفان ہے۔ مگر علم و عرفان کے لحاظ سے حضرت ابوالحسن زید جملہ خاندانِ مجدّدیہ پر فوقیت رکھتے ہیں۔

حضرت بدر المشائخ کی رائے درج کرنے کے بعد یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ دودمانِ مجدّدیہ کے اس چشم و چراغ کی دہلی میں خصوصاً اور بھارت میں عموماً جو مقبولیت ہے وہ تو ہے ہی۔ پاکستان کے صُوبہ بلوچستان کے اکثر شہروں میں ان کے لاتعداد مریدین ہیں۔ آزاد قبائل اور افغانستان میں تو ان کا بہت زیادہ اثر ہے۔ ان علاقوں کے جیّد علماء کرام اور مشائخ عظام ان کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنا سعادتِ دارین سمجھتے ہیں۔

احقر راقم الحروف نے لاہور میں حضرت صاحب قبلہ کی زیارت و قدم بوسی کا بارہا شرف حاصل کیا ہے اور دو۲ بار انہوں نے احقر کے پاس تشریف لا کر مفتخر فرمایا۔ حضرت صاحب قبلہ احقر پر اس حوالے سے بھی مہربان ہیں کہ میرے اُستادِ گرامی بحر العلوم حضرت علاّمہ محمد عالم آسیؔ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ شاہ ابوالخیر دہلوی قدس سرہٗ کے خلیفہ ماذون تھے۔ غرض کہ میرا مشاہدہ ہے کہ قیامِ لاہور کے دوران ان کی ہر سمت پٹھان ہی پٹھان نظر آتے ہیں۔ جن میں اکثریت علماء و مشائخ کی ہوتی ہے۔

شدید مصروفیات اور نقاہت کے باعث انہوں نے ۲۳ سوالوں کے جوابات تو نہیں تحریر فرمائے۔ مگر انہوں نے جو کچھ بھی لکھ دیا ہے وہ متلاشیانِ حق کے لیے کافی و وافی ہے۔ اور یہ کوئی طویل اور مغلق تحریر نہیں جو کسی تبصرہ و تشریح کی محتاج ہو۔ صرف پانچ منٹ میں پڑھ جائیے! اللہ تعالیٰ ضرور مفہوم تک رسائی دے گا۔ اس مختصر تحریر میں ان نام نہاد مبلغینِ اسلام کے بارے میں جو مبنی بر حقیقت جُملے اور الفاظ استعمال ہُوئے ہیں، ان کو پڑھتے ہُوئے عارف و فاضل مصنف کی رگِ فاروقی متحرک

نظر آتی ہے۔ مختلف مواقع پر ارقام فرماتے ہیں: بدنصیب — کُفریہ بات — سبّ جھوٹ — ایسے بے دینوں کے فِتنہ سے ... اس خواب کے دیکھنے والے بزرگ کا بڑا بزرگ غلام احمد قادیانی ہوا ہے — یہ اللہ کے قول کو ردّ کر کے کافر ہو رہا ہے — ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْعَظِيْمُ۔ یہ ہے عظیم آفت۔

اللہ تعالیٰ ان کی گمراہی سے بچائے — گمراہی — "رائے ونڈ" والوں کا عمل "بدعت" ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے — اُمّتِ محمّدیہ میں پھُوٹ ڈال رہے ہیں — شَرَّ الدَّوَابِّ — مَلْعُون — خَنَّاس۔

اور اس دُعا کے ساتھ بات کو ختم کرتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس فِتنہ سے محفُوظ رکھے"!

آمین ثم آمین! بجاہِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!

ایک عالمِ ربّانی کے شرعی فیصلے کے تعارف کے بعد ایک دُوسرے رُخ کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

دُوسرا رُخ

حضرت علاّمہ حافظ خیر محمّد سندھی علیہ الرحمۃ جو مدینہ منورہ میں تقریباً ستر (۷۰) سال مقیم رہ کر غالباً ۱۹۹۱ء میں آسُودہ جنت البقیع ہُوئے۔ حافظ صاحب قبلہ بھرچونڈی شریف کے شیخِ طریقت حضرت محمد عبد اللہ علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں سے تھے اور اس حوالے سے مولانا عبید اللہ سندھی صاحب سے گہری شناسائی رکھتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے فقیر کو دو۲ تین۳ مرتبہ چائے کی دعوت سے سرفراز فرمایا اور اُن اوقات میں حالاتِ حاضرہ پر طویل گفتگو فرمایا کرتے تھے اور اختتامِ گفتگو پر یہ تاکید کرتے تھے کہ یہ باتیں میری زندگی میں میرے نام سے قلمبند نہ ہوں۔ اس لیے کہ "میں ستّر سال سے مدینہ منوّرہ میں اس آرزو کے ساتھ بیٹھا ہوں کہ مر کر جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو، اگر میرے خیالات ظاہر ہو گئے تو یہ لوگ مجھے مدینہ منورہ سے خارج کرا دیں گے۔" اُن کی طویل گفتگوئیں لکھنے کا یہ موقع نہیں موضوع سے متعلق بات یہ ہے کہ "تبلیغی جماعت" کے بارے میں فرمایا ......

"تبلیغی جماعت" کے قیام کے محرکات اور اس کے کارناموں پر سیاسی شعور رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیئے اور یہ بھی فرمایا کہ:

رُوسی لٹریچر بھارت کے تبلیغیوں کے بستروں میں پیک ہوکر سالہا سال تک حجازِ مقدس پہنچتا رہا..... ملخصاً

خُدا کرے کہ سیاسی شعور رکھنے والے حضرات تک حضرت حافظ صاحب (مرحُوم مغفور) کا یہ پیغام پہنچ جائے .....

دانشور حضرات اور حسّاس مؤرخین کو حضرت حافظ صاحب کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ذیل میں چند اشارات درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن پر غور کرنے سے ہر دَور کے حکمران سیاست دانوں کی "سرپرستی کا مطلب" وضاحت چاہتا ہے.....

جمیعت عُلماء ہند دہلی کے ناظمِ اعلیٰ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی فرماتے ہیں "مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً گورنمنٹ کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہوگیا[1]۔

قیامِ پاکستان کے بعد بھارت میں "جن سنگھی" اور "مہا سبھائی" ان کے اجتماعات کو کامیاب کرانے کی مساعی کرتے رہے[2] مستغنی عن الخطاب جنرل ضیاء الحق صدرِ پاکستان نے پاکستان کے اندر اس جماعت کی خصُوصی امداد فرمائی اور ان کے اجتماعات میں خود شرکت کرتے رہے۔ پھر ان کے جانشین میاں مُحمد نواز شریف وزیرِ اعظم پاکستان اپنے پیش رو سے بھی زیادہ مہربان ہیں اور فیضیاب ہونے کے لیے ایک اجتماع میں مع اپنے اعیان و انصار کے دو دو بار جاتے ہیں۔ جبکہ ان کی اپنی ذاتی مسجد کے خطیب ایک سُنّی بریلوی عالم دین ہیں ؟

اللہ رب العزّت کے حضور التجا ہے کہ وہ ہمیں حضرت صاحب کی مختصر مگر جامع تحریر کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

داتا کی نگری — مُحمّد موسیٰ عفی عنہ

۳؍جنوری ۱۹۹۲ء

---

[1] مکالمۃ الصدرین ص ۸ مطبُوعہ دارالاشاعت دیوبند

[2] اخبار پیامِ ملّت کانپور۔ ۱۵؍فروری ۱۹۶۸ء بحوالہ تبلیغی جماعت ص ۱۰۳

ماہنامہ "صدائے اسلام" پشاور میں طبع شُدہ استفتاء کا عکس

ماہنامہ
صدائے اِسلام
پشاور

فون نمبرز
مدیر اعلیٰ :- ۲۱۳۲۶۸
مدیر :- ۷۲۸۶۰
مدیر معاون :- ۷۲۶۴۲

مدیر اعلیٰ :- مولانا محمد یوسف قریشی

مدیر :- اشرف علی قریشی

مدیر معاون :- حافظ محمد ادریس قریشی

مجلس ادارت
- محمد الیاس فرنجی
- حافظ احتشام الحق قریشی

قیمت فی پرچہ :- ۵۰-۳ روپے
سالانہ :- ۴۰/- روپے

سالانہ بدلِ اشتراک :- بیرونی ممالک سے بذریعہ ہوائی ڈاک رجسٹری = ۱۲۰ روپے

مرکزی حکومت کی جانب سے بذریعہ چٹھی نمبر ۷۲/۴/۲۸/۴/۳-۱۴-۳۱ /۵۷۱/۱۸F
سرکاری اشتہارات کیلئے منظور شدہ

محکمہ تعلیم کا منظور شدہ :- بذریعہ چٹھی نمبر: ۲۰۷۷-۹۹-۲۱-اوایم-۲/ اے ڈی ایس مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۸۰ء
بذریعہ چٹھی نمبر ۱ ایس او (بی ڈی سی) ای ڈی یو آئی ۳۰۷/۱۷ مورخہ ۸ر جون ۱۹۸۱ء

شمارہ : ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۹ء

استفتاء

علماء اسلام کی خدمت میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کیا فرماتے ہیں، علماء دین ایسے افراد کے متعلق جو تبلیغی جماعت کے اجتماعات میں مندرجہ ذیل بیانات کرتے ہیں۔

۱:- قرآن وحدیث اور پورا دین ہمارے اس تبلیغ کے مقابلے میں ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ ہمارا یہ تبلیغ عمل سمندر ہے،

۲:- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔ اُمت مُسلمہ کو صرف اس مقام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو فرد اُمت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہوگا۔

۳:- ایک بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو چکا ہے اب اُمت کی اصلاح صف اب اس رائے ونڈ والے عمل سے ہوگی۔

۴:- تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچے گا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہوگا۔

۵:- اور جو علماء اور مشائخ اپنے مقامات کو قرآن وسنت کے درس تصنیف وتالیف تحریر وتقریر وعظ واصلاح کے ذریعے جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں ان کے اس کام کی کوئی وقعت نہیں جب تک کہ وہ بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقے پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

۶:- قرآن حکیم انفرادی عمل ہے۔ اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

۷:- قرآن حکیم مشکل کتاب ہے اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن وحدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

۸:- جو ائمہ کرام مشائخ محدثین گذرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن وحدیث کے درس فقہ ودیگر علوم میں صرف کی لیکن بستره سر پر اٹھا کر در بدر سفر نہیں کیا ان کی نجات نہیں ہوگی

۹:- آپ صرف لوگوں کو نماز کی دعوت دیں اور چھ نمبروں کا بیان کریں کسی کو بُرائی سے منع نہ کریں بُرائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

۱۰:- روانہ ہونے والی ملکی وغیر ملکی جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ صرف مُسلمان کو دعوت دیں گے کسی کافر کو دعوت نہ دینا جب پوچھا گیا کہ کافر کو دعوت کیوں نہ دیں تو جواب دیا گیا کہ ہم موجودہ مُسلمانوں کو نہیں سنبھال سکتے اگر مزید لوگ مُسلمان ہو گئے تو ان کو کون سنبھالیں گے

۱۱:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم عدالتیں قائم کرنے، لوگوں کے درمیان فیصلے کرانے، مسئلے مسائل بیان کرنے درس دینے، حکومت قائم کرنے کافروں سے جنگ کرنے نہیں آئے تھے بلکہ صرف پیغمبر علیہ السلام کی بعث کا صرف ایک مقصد تھا تبلیغ۔

۱۲:- اسلام نہ کتاب نہ تقریر نہ تلوار (جہاد) سے پھیلا ہے اسلام صرف تبلیغ کے عمل سے پھیلا ہے

۱۳:- اللہ کا راستہ صرف یہ ہے، دُوسرا نہیں۔

۱۴:- جو علماء ومشائخ یا کوئی اور حضرات ساری دُنیا میں تبلیغ کے لئے دورہ کریں جب تک کہ وہ رائے ونڈ کے راستے سے نہ ہو وہ عنداللہ مقبول نہیں۔

۱۵:- یورپ کے کفار اللہ کے محبُوب ہیں اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ مُسلمان ہو جائیں لیکن ہمارے بس عمل کے محتاج ہیں۔

۱۶ گھر کے سب افراد کو خُدا کے آسرے پر چھوڑ کر ایک سال کے لئے نکل جائیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ ایک سال کے لئے تبلیغ کے لئے جانا ماں باپ سے اجازت لئے بغیر یا بال بچوں کے نفقہ وغیرہ کا انتظام کئے بغیر صحیح نہیں وہ ظالم ہے۔

۱۷ جو شخص پہلے مرحلے میں چار مہینے اور پھر ہر سال ایک چلہ مہینے میں تین دن اور ہر جمعہ مرکز میں حاضر نہیں ہوتا وہ ظالم ہے اس کی نجات نہیں ہوگی۔

۱۸:۔ نیز گذارش ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے متعلق بتایا جائے کہ یہ انسان کے ساتھ ہمہ وقت لازم ہے یا یہ صرف چلّے کے ایام میں تبلیغ کرے گا وہ بھی صرف دعوت نماز اور چھ نمبر کی۔

۱۹:۔ کتابوں میں دین نہیں ہے نہ کتابوں سے دین حاصل ہوتا ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم سے کسی نے ایک عالم دین کی تصنیفات کے متعلق ذکر کیا کہ بڑی مفید اور بے شمار کتابیں انہوں نے تحریر کیں ہیں۔ تو حضرت جی نے فرمایا، کہ اس دور میں دین کے متعلق تصنیفات کرنا دین کی توہین ہے۔ کیونکہ پھر لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں جو ہے۔ ان پر ان کا عمل نہیں۔

۲۰:۔ علماء اور اہل مدارس سُنانے والے ہیں۔ جبکہ ہم (تبلیغی جماعت والے) بدلوانے ہیں۔ ہم انسان کی زندگی کو بدل دیتے ہیں۔

۲۱:۔ علماء، مشائخ اور مدارس والوں کے پاس صرف ایک فیصد لوگ فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور ۹۹ فیصد لوگوں کو ہم ہدایت دیتے ہیں۔

۲۲:۔ اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں تین جگہ پر اپنے پیغمبرؑ کو فرمایا ہے کہ نکلو۔ پھر یہ آیات پڑھی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ آیات کے پہلے حصے کا معنیٰ ہے نکلو، اور پھر علم و ذکر بعد کی چیزیں ہیں۔ جس کا ذکر نہ سکیم میں کیا ہے اور یہ بھی موجودہ طرق اربعہ والا ذکر نہیں۔

کیا آیات کے پہلے حصے والحکمۃ تک یہ معنی ہے کہ نکلو۔ کیا یہ تحریف نہیں۔

۲۳:۔ ایک ذمہ دار فرد نے رائے ونڈ میں کہا۔ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ جیسا ایک طالب علم بھی اسکے پاس بیٹھا ہوا ہے علماء کا دور دبدبہ ختم کر دیا گیا ہے صرف درس و تدریس کا دبدبہ رہ گیا ہے۔ یہ تدریس بھی عنقریب ختم کر دیا جائیگا۔ احقر نے پوچھا کہ ذرا مجھے بتادیں کہ کیسے آپ نے علماء کا دبدبہ ختم کر دیا ہے اور ان کا تدریس بھی کیسے ختم کرینگے؟ — میرے سوال پر ذرا پریشان ہوئے اور پھر جواب میں کہا کہ اب وقت نہیں وقت آنے پر بتادوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ وقت کب ہوگا؟ اس کا جواب نہیں دیا۔ (یہ مشت نمونہ خروار ہے)

برائے کرم للّٰہ اس سلسلہ میں قرآن و سنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا ایسے بیانات کرنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تو پھر ایسا بیان کرنیوالوں کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔ (ابوالحسن ۔ جامعہ اشرفیہ پشاور)
اُستاد الحدیث

تبصرہ بر اسئلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

عاجز ابوالحسن زید فاروقی عرض کرتا ہے کہ مولانا ابوالحسن اُستاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ واقع عیدگاہ روڈ، پشاور نے رائے ونڈ کے سر پر بستر پھرانے والوں کے اقوال جمع کئے ہیں۔ عاجز نے آٹھ اقوال پر تبصرہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

پہلا قول : قرآن و حدیث اور پُورا دین ہمارے اس تبلیغ کے مقابلہ میں ایک قطرہ کی حیثیت رکھتا ہے، جب کہ ہمارا یہ تبلیغی عمل ایک سمندر ہے۔

تبصرہ : نہ ہر قولے مسرت خیز باشد
نہ ہر فعلے طرب انگیز باشد
بسے گفتار خزی و عار گردد
بسے کردار حملش بار گردد

کسی بدنصیب نے یہ کفریہ بات کہی اور جاہلوں نے اظہارِ مسرت کر دیا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (اور اب معلوم کرلیں گے ظلم کرنیوالے کس کروٹ اُلٹتے ہیں) یہ سب جھوٹ ہے۔

اس بات کے کہنے والے نے رائے ونڈ کے بوریا بستر کے اہل کاروں کی تائید میں

کلام اللہ اور احادیث مبارکہ کا استخفاف کیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہدو اگر سمندر سیاہی ہو کہ لکھے میرے ربّ کی باتیں، بیشک سمندر ختم ہو جائے گا اس سے پہلے کہ ختم ہو جائیں میرے ربّ کی باتیں، اگرچہ ہم اس سمندر کی مدد کے لیے ایک اور سمندر اسی جیسا لے آئیں۔)

احادیث مبارکہ وحی الٰہی ہے۔ اُن کا ہر لفظ حقائق اور معارف کا خزانہ ہے۔ اس بات کا کہنے والا کلامِ الٰہی اور احادیث مبارکہ کا استخفاف کر رہا ہے۔ سچ ہے مُسلمان در گور مُسلمانی در کتاب۔ کیا حضرات ائمۂ دین کے زمانہ میں کوئی اس قسم کی باتیں کر سکتا تھا اللہ تعالےٰ ایسے بے دینوں کے فتنہ سے مُسلمانوں کو بچائے۔

دوسرا قول : اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لیے پیدا نہیں کیا، اُمّتِ مسلمہ کو صرف اس مقام کے لیے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا جو فردِ اُمت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہو گا۔

تبصرہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (ہم نے جن اور انس کو صرف عبادت کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے) یہ بدبخت جاہل انکار کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے۔ یہ اللہ کے قول کو ردّ کر کے کافر ہو رہا ہے۔ العیاذ باللہ ثمّ العیاذ باللہ۔

تیسرا قول : ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اب اُمّت کی اصلاح صرف اس رائے ونڈ والے عمل سے ہو گی۔

تبصرہ : چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نے اپنے لُطف و کرم سے آنکھوں کو وہ نُور بخشا ہے کہ شرک

اور کُفر کی تاریکی کا پتہ چل جاتا ہے۔ بوریا بستر سر پر گھمانے والے نے ظلمتی خواب دیکھنے والے کا نام نہیں لکھا ہے۔ اس خواب کو دیکھنے والے بزرگ کا بڑا بزرگ غلام احمد قادیانی ہوا ہے اس پر الہام ہوا تھا کہ اب جہاد منسُوخ ہو گیا ہے۔ ہمارے سامنے سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے۔ الجهاد ماض الی یوم القیامة کہ قیامت تک جہاد قائم رہے گا۔ والحمد لله علیٰ ذٰلك۔

چوتھا قول : تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتیٔ نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہوا۔

تبصرہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تم کو بھلی تھی سیکھنی رسُول اللہ کی چال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سر پر بوریا بستر نہیں رکھا ہے اور نہ آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابۂ اخیار نے یہ عمل کیا ہے۔ اہلِ رائے ونڈ نے غلط روش اختیار کی ہے اور اس کو کشتیٔ نُوح سمجھ لیا ہے، ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْعَظِيْمُ یہی ہے عظیم آفت۔ اللہ ان کی گمراہی سے بچائے۔

پانچواں قول : اور جو علماء اور مشائخ اپنے مقامات کو قرآن و سُنّت کے درس و تصنیف و تالیف و تحریر و تقریر و وعظ و اصلاح کے ذریعہ جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں، ان کے اس کام کی کوئی وقعت نہیں جب تک کہ وہ بستر سر پر اُٹھا کر رائے ونڈ کے طریقہ پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

تبصرہ : خلافِ پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

ائمۂ اعلام اور مشائخ عظام نے دینِ متین کی خدمت میں عمریں بسر کی ہیں۔ وہ شایان صد ستائش ہیں، اُن کے کام کو بے وقعت قرار دینا گمراہی ہے۔ غیر مسنون عمل سے اجتناب لازم ہے۔ رائے ونڈ والوں کا عمل بدعت ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے۔

چھٹا قول : قرآنِ حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

تبصرہ : جو عمل قرآن و حدیث کے مسلک پر نہیں ہے وہ گمراہی ہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (مضبوط پکڑ و اللہ کی رسّی کو تم سب اور پھُوٹ نہ ڈالو) سر پر بستر پھرانے والے اُمّتِ محمدیہ میں پھوٹ ڈال رہے ہیں اور اللہ کی بتائی ہُوئی راہ کے خلاف جا رہے ہیں، ان سے بچو۔

جامی ابنائے زماں از قول حق صُمّ اند و بُکمٌ

نام ایشاں نیست عنداللہ بجز شَرُّ الدَّواب

در لباسِ دوستی سازند کار دشمنی

ہم ذیاب فی ثیاب اور اثیاب فی ذیاب

ساتواں قول : قرآنِ حکیم مشکل کتاب ہے، اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن و حدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

تبصرہ : رائے ونڈ والے کہتے ہیں قرآنِ حکیم مشکل کتاب ہے اور حدیث بھی مشکل ہے اور اللہ تعالٰی فرما رہا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن سمجھنے کو کیا کوئی سوچنے والا ہے) اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (تم میں اچھا وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ جو لوگ قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے سے روکتے ہیں وہ اللہ تعالٰی کے اس ارشاد کو سُنیں۔ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ○ وَاِنَّھُمْ لَیَصُدُّوْنَھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ○ حَتّٰی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ (اور جو کوئی آنکھیں چرائے رحمان کی یاد سے ہم اُس پر ایک شیطان معیّن کرتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی رہتا ہے اور وہ ان کو روکتے ہیں راہ سے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب آ وے ہمارے پاس

کہے کس طرح مجھ میں اور تجھ میں دُوری ہو مشرق اور مغرب جیسا کہ بُرا ساتھی ہے وہ۔

یہ بہکانے والا ساتھی کبھی جِنّی ہوتا ہے اور کبھی انسی ہوتا ہے۔ سورۃ والناس میں اس کو خنّاس سے ذکر کیا ہے۔ اللہ اس کے شر سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔

آٹھواں قول : جو ائمہ کرام، مشائخ محدثین گزرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن و حدیث کے درس فقہ و دیگر علوم میں صرف کی لیکن بستر سر پر اُٹھا کر در بدر سفر نہیں کیا ان کی نجات نہیں ہوگی۔

تبصرہ : یہ گمراہ کن غلط قول ملعون خنّاس نے گھڑا ہے۔ بخاری اور مُسلم نے حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن اچانک ایک شخص جو سفید کپڑے پہنے ہُوئے تھا اور اس کے بال کالے تھے اور اس پر سفر کرنے کا کوئی اثر نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی شخص اس کو پہچانتا نہ تھا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے گھٹنے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے لگا کر بیٹھا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رانوں پر رکھیں اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو اسلام کی خبر دو۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدُ اللہ کے رسُول ہیں۔ اور تم نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر استطاعت ہو۔ اس شخص نے کہا، آپ نے سچ کہا۔ یہ سُن کر ہم کو تعجب ہوا کہ وہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے پھر اُس نے کہا، مجھ کو ایمان کی خبر دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اس کے رسُولوں پر اور یومِ آخر پر اور تقدیر کی بھلائی بُرائی پر۔ یہ سُن کر اُس نے کہا آپ نے سچ کہا، اور پھر کہا۔ آپ مجھ کو احسان کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرنے والا یہ جانے کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں ہے تو یہ سمجھے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (مفہوماً)۔ یہ مبارک حدیث نہایت صحیح اور بہت بابرکت ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُمر سے دریافت کیا کہ

یہ پوچھنے والا کون تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا، اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تھے تم کو اسلام، ایمان اور احسان کے مسائل بتانے آئے تھے۔

ان مسائل میں کہیں بھی سر پر بستر اُٹھا کر در بدر پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

پنجشنبہ ۲۹ ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ

۷ نومبر ۱۹۹۱ء

*

سلسلۂ مطبوعات دار الفیض گنج بخش ۳۶

کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تبلیغی جماعت کی حقیقت

مؤلف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت ابوالحسن زید فاروقی

تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دو ہزار

اشاعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ، جون 2005ء

بیرون جات کے حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب کریں۔

ملنے کے پتے

دار الفیض گنج بخش

☆ 55۔ حکیم محمد موسیٰ روڈ (ریلوے روڈ، گوالمنڈی) حضرت لاہور

فون: 042.7671389

☆ حکیم محمد سلیم مرتضائی، مرتضائی دواخانہ، بالمقابل جامع مسجد اسلامیہ کالج، سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد۔ فون: 041-763014

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



ماہانہ ختم شریف

حضرت حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ چشتی نظامی قادری

ہر قمری ماہ کے دُوسرے اتوار بعد نمازِ عصر تا مغرب

بمقام مقابرِ چشتیاں

اس بابرکت محفل میں شرکت
فرما کر سعادتِ دارین حاصل کریں

نوٹ

سالانہ عُرس مُبارک ۸ شعبان المُعظم کو انعقاد پذیر ہوتا ہے

الداعی الی الخیر
دارالفیض گنج بخش
55-حکیم محمد موسیٰ روڈ
ریلوے روڈ حضرت لاہور